سوموار 6 جنوری 2003ء 2 ذیقعد 1423 ہجری- 6 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 5

اعلیٰ اخلاق سے

خالد بن ولید کے بھائی حضرت ولید بدر کی جنگ میں کفار کی طرف سے لڑتے ہوئے قید ہوگئے ان کے بھائی خالد اور ہشام ان کی رہائی کیلئے فدیہ لے کر مدینہ آئے مگر رہائی کے بعد مدینہ سے باہر نکلتے ہی ولید بھاگ کر واپس آگئے اور اسلام قبول کرلیا- اور بعد میں اپنے بھائیوں کو بتایا کہ اگر میں حالت قید میں اسلام قبول کر لیتا تو لوگ کہتے کہ میں فدیہ کے ڈر سے مسلمان ہو گیا ہوں-

(طبقات ابن سعد جلد4 ص131)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور رہتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے- صرف زبان کام نہیں آتی- بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں- صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں- بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو- اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا- چاہئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا-

دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جاوے تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں- اسی طرح جس کو روحانی کوڑھ کا پتہ لگ جاوے- اسے بھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں اور وہ سچے علاج کی طرف دوڑتا ہے مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں-

یہ سچ ہے کہ انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے- ہاں مگر جسے خدا تعالیٰ توفیق دے- ہاں ادب سے حیا سے- شرم سے اس سے دعا اور التجا کرنی چاہئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور ان کی سنی بھی جاتی ہے صرف باتونی آدمی مفید نہیں ہوتا- کپڑا جتنا سفید ہوتا ہے اور پہلے اس پر کوئی رنگ نہیں دیا جاتا- اتنا ہی عمدہ رنگ اس پر آتا ہے- پس تم اس طرح اپنے آپ کو پاک کرو تا تم پر خدائی رنگ عمدہ چڑھے- اہل بیت جو ایک پاک گروہ اور بڑا عظیم الشان گھرانا تھا- اس کے پاک کرنے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا (-)

اور خود ہی ان کو پاک کیا تو بھلا اور کون ہے جو خود بخود پاک صاف ہونے کی توفیق رکھتا ہو- پس لازمی ہے کہ اس سے دعا کرتے رہو اور اسی کے آستانہ پر گرے رہو- ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں-

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 250-251)

اغراض ومقاصد

حضرت مصلح موعود نے تحریک وقف جدید کے جاری کرنے کے موقعہ پر فرمایا کہ

''اب میں ایک نئے قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں- میں نے اس سے قبل ایک خطبہ جمعہ (9 جولائی 1957ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا...... میری اس وقت سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے- اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم ہو...... پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں- اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں- اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں- اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم و تربیت ہم کر سکیں...... ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں-''

(الفضل 16 فروری 1958ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

آپ کی صحت کا صدقہ

نادار اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے ذریعہ سے آپ جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں وہاں آپ اس کار خیر کی بدولت اپنی صحت کی پیشگی حفاظت اور اس کیلئے صدقہ کا موقع بھی پیدا کر رہے ہونگے-

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مستحق اور نادار مریضان مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں- مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے یہ سلسلہ سب کیلئے جاری رکھنا ممکن نہیں رہا- آپ کے عطیات سے نادار مریض مفت علاج کی سہولت حاصل کر کے آپ کیلئے دعا گو ہونگے- دل کھول کر اس مد میں عطیات ارسال فرمائیں' اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے- آمین

(ناظر امور عامہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1956ء ①

2	جنوری	سن یات سن چیئر مین عوامی چین کانگرس کو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے لٹریچر کا تحفہ۔
3	جنوری	لائبیریا مشن کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کے پہلے احمدی اسماعیل مالک صاحب تھے۔
5تا8	جنوری	حضور کا سفر لاہور۔
12تا14	جنوری	جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا سالانہ جلسہ۔
14	جنوری	جامعۃ المبشرین میں مولانا محمد شریف صاحب مربی بلاد عربیہ کے اعزاز میں ایک دعوت سے حضور کا خطاب۔
15	جنوری	چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت ڈھاکہ کی درخواست پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی آواز میں پیغام ریکارڈ کروایا۔
20	جنوری	حضور نے مرکزی اداروں کو پہلے سے زیادہ فعال بنانے کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ ان اداروں کی عملی نگرانی کے لئے خطوط کا سلسلہ جاری کریں۔ یہ سب خطوط پرائیویٹ سیکرٹری کے نام بھجوائے جائیں جن میں سے مناسب حصے الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔
20	جنوری	حضور نے صدر انجمن احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کرنے کا انتظام کرے۔ اور اس خیال کا بھی اظہار فرمایا کہ الیس اللہ کی تاریخی انگوٹھی میں جماعت کو دے دوں۔ بعد میں حضور نے اس کا فیصلہ فرما دیا۔
23	جنوری	مربیان سلسلہ کے اعزاز میں ایک تقریب سے حضور کا خطاب۔
23	جنوری	برصغیر کے مشہور مورخ ومصنف پروفیسر سید عبدالقادر صاحب کی وفات۔ حضور کا لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" آپ کی صدارت میں ہوا تھا اور آپ نے حضور کو زبردست خراج تحسین پیش کیا تھا۔
28 جنوری تا 2	فروری	بمبئی میں ایک مذہبی کانفرنس "ویدانت سنگھ" سے احمدی مربی کے خطاب
29	جنوری	گورنمنٹ کالج لائلپور (فیصل آباد) کے بعض طلبہ کی حضور سے ملاقات۔
29	جنوری	حضرت حاجی محمد صدیق صاحب پٹیالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
30,31	جنوری	امریکہ اور روس کے تین ممتاز سائنسدان ربوہ آئے۔ اور پروفیسر برونوف (لینن گراڈ) پروفیسر سیکمین (امریکہ) پروفیسر ایپرائس (امریکہ)۔ انہوں نے تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے خطاب بھی کیا، اور حضور سے ملاقات کی۔
30 جنوری تا یکم	فروری	بمبئی کی ایک تنظیم Society of Servents of God سے احمدی مربی کا خطاب۔
7تا12	فروری	آل انڈیا کانگرس کمیٹی بھارت کے اجلاس کے موقع پر جماعت کی طرف سے ڈیڑھ لاکھ کتابچوں کی تقسیم۔

ہمیں بھی ہدیہ بھیجنا چاہئے

27 دسمبر 1902ء کو عصر کے وقت حضرت مسیح موعود تشریف لائے تو آپ کو خبر دی گئی کہ ایک پادری صاحب بنام گرسفورڈ نے ایک کتاب اپنے زعم میں آپ کے دعویٰ کی تردید میں لکھی ہے اس کا نام رکھا ہے "میرزا غلام احمد قادیان کا مسیح اور مہدی" مگر حضور کے دعویٰ اور دلائل کو خوب مفصل بیان کیا ہے اور اس کی اشاعت امریکہ میں بہت کی گئی ہے اس پر ذکر ہوتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اشاعت کا ذریعہ بنایا ہے اس کی وہی مثال ہے کہ۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ

پھر تو ہم کو بھی ضرور لکھنا چاہئے جب انہوں نے بطور ہدیہ کے کتاب ہمیں بھیجی تو ہمیں بھی ہدیہ بھیجنا چاہئے یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ مخالفوں کی توجہ سے بہت کام بنتا ہے میں نے آزمایا ہے کہ جہاں مخالف ٹھوکر کھاتا ہے وہاں ہی ایک بڑی حکمت کی بات ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص610)

چودھویں کا چاند

حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاس (جہلم) جب 44 سال کے ہوئے تو ان کی زندگی میں ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

"چونکہ یہ زمانہ حضرت امام مہدی کا ظہور کا تھا۔ ہر خاص و عام امام مہدی کی آمد کا منتظر تھا۔ سعید فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات کا سلسلہ جاری تھا۔ حضرت منشی صاحب کی ہمشیرہ رانی (زوجہ علی بخش مرحوم) نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی ہے۔ انہوں نے صبح اٹھ کر اپنی خواب حضرت منشی صاحب کو سنائی اور صرف اتنا کہا کہ مہدی آ گیا ہے اس کو ڈھونڈو۔"

اس کے کچھ دن بعد حضرت منشی صاحب کے ایک نہایت متقی شاگرد سید غلام حسین شاہ نے جو جہلم کچہری محکمہ مال میں ملازم تھے آپ کو حضرت مسیح موعود کا ایک اشتہار اور دو کتب مطالعہ کے لئے بھیجیں کہ غور سے ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ مصنف کس شان کا شخص ہے۔ جب آپ نے وہ کتابیں دیکھیں (جن میں ایک کتاب براہین احمدیہ تھی) آپ نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ مبارک ہو آپ کی خواب پوری ہو گئی ہے۔ امام مہدی کا ظہور ہو گیا ہے جب کتب کا مطالعہ کیا۔ دوران مطالعہ آپ کو کچھ مشکل پیش آئی تو آپ اپنے ایک دوست میاں اللہ دتہ صاحب کے پاس گئے جو ناخواندہ ہونے کے باوجود بڑے ذہین، دانا اور نیک سیرت انسان تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب (منشی صاحب۔ ناقل) آپ صبر سے کام لیں کہیں جلدی میں صادق کا انکار نہ ہو جائے۔

(الفضل قادیان 27 جنوری 1921ء)

جب حضرت مولوی برہان الدین جہلمی قادیان اور ہوشیار پور جا کر حضرت مسیح موعود کی زیارت کے بعد واپس جہلم آئے تو منشی گلاب دین صاحب آپ کے پاس گئے اور اپنی ہمشیرہ کی خواب اور کتب کے مطالعہ کا ذکر کیا تو مولوی برہان الدین جہلمی .... نے کہا کہ جس کی ہمیں انتظار تھی وہ قادیان میں پیدا ہو گیا ہے جاؤ تم بھی دیکھ آؤ اور تسلی کر لو اور اس پر منشی گلاب دین صاحب نے کچھ اعتراض کیا تو غصہ میں آ کر فرمایا کہ "پہلے اسے جا کر دیکھ آؤ پھر آ کر میرے ساتھ بات کرنا۔" تو یوں قادیان کا سفر اختیار کیا۔ آپ کے ہمراہ آپ کا ایک قریبی رشتہ دار ملک غلام حسین صاحب قادیان گئے۔ جب بٹالہ پہنچے تو آپ کی ملاقات مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ہوئی۔ انہوں نے آمد کے بارے میں پوچھا تو علم ہوا کہ یہ دونوں آدمی مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے رہتاس سے آئے ہیں تو انہوں نے کافی بہکایا قریب تھا کہ آپ واپس جاتے مگر اس خیال سے کہ واپس جا کر کیا بتائیں گے، بٹالہ سے صبح سویرے سفر شروع کیا اور قادیان جا کر حضرت مسیح موعود سے (جب کہ آپ سیر کر کے واپس آ رہے تھے) ملاقات ہوئی آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر واپس آ گئے۔

اور جب مسیح موعود نے دعویٰ کیا تو منشی گلاب دین صاحب اور ملک غلام حسین صاحب نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود نے بذریعہ خط آپ کی بیعت بتاریخ 8 ستمبر 1892ء کو منظور فرمائی۔ آپ کا بیعت نمبر 352 درج ہے۔ حضرت اقدس کی تصنیف انجام آتھم میں مندرجہ فہرست 313 رفقائے بانی سلسلہ احمدیہ میں آپ کا نمبر 34 ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ جنوری 2002ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

عالمگیر تباہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

یہ اس لئے ہوگا کہ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام خیالات سے دنیا پر گر گئے ہیں

میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے

اقوام عالم کی موجودہ حالت کو دیکھ کر ہر ذی فہم انسان بخوبی یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ امن عالم کو اس وقت کس قدر شدید خطرات درپیش ہیں۔ پوری دنیا اس وقت ایک آتش فشاں پہاڑ کے دہانہ پر کھڑی ڈر رہی ہے کہ کہیں یہ اچانک پھٹ نہ پڑے اور اس کی آگ اور لاوے میں گر کر کرہ ارض تباہ نہ ہو جائے۔ بڑے بڑے دولتمند ممالک نے مہلک ہتھیار اس حد تک جمع کر لئے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو چشم زدن میں پوری دنیا کو خاکستر کر سکتے ہیں۔ کہیں ان بندوقوں، توپوں اور ٹینکوں کی کثرت ہے جو زمین پر تباہی پھیلانے کے لئے تیار ہیں۔ تو کہیں بمبار طیارے آسمان سے آگ برسانے کے لئے فضا میں ہمہ وقت پرواز کر رہے ہیں۔ کہیں کیمیکل مادے اور گیسیں انسانی زندگی کو ایک لحہ میں ختم کرنے کے لئے مستعد ہیں اور کہیں نیوکلیر بم انسان اشرف المخلوقات کو صفحہ ہستی سے معدوم کرنے کے لئے فضا میں گھوم رہے ہیں۔ پھر یہ ہتھیار اتنے متنوع اور اتنی کثرت سے ہیں کہ آدم سے لے کر آج تک انسانی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔ اور دکھ یہ ہے کہ جن فرزانوں نے یہ مہلک ہتھیار ایجاد کئے انہوں نے ان سے بچاؤ کے لئے کوئی ٹھوس عملی قدم نہیں اٹھائے۔ الغرض موجودہ دنیا ایک آگ کے کنارہ نہیں ہزاروں شعلہ بار آگ کے کناروں پر کھڑی ہے۔ جو کسی وقت بھی نسل انسانی کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر سکتی ہے۔

موجودہ خطرناک حالات کے متعلق صحف سابقہ۔ قرآن مجید اور احادیث میں بہت سی واضح پیشگوئیاں موجود ہیں۔ پھر اس زمانہ کے مامور کو خدا نے خاص طور پر ان کے متعلق تفصیل سے خبریں دی ہوئی ہیں۔ جس میں صرف انذار ہی نہیں بلکہ ان ہلاکتوں سے بچاؤ کے طریق بھی بتائے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جن پر خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں آج سے قریباً ایک صدی قبل دنیا کو ہوشیار کرتے ہوئے ایک انداز میں یہ فرماتے ہیں:۔

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائینگے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کیساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا (۔) توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ حق الکلم

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 268)

مندرجہ بالا انذار میں آئندہ تباہی کی تفصیل کچھ یہ بنتی ہے:۔

1۔ تمام دنیا میں کثرت سے زلازل یا زلازل سے ملتے جلتے عذاب آئیں گے جن سے ایسی عالمگیر تباہی و بربادی پھیلے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔

2۔ اس تباہی میں امریکہ یورپ و ایشیا زیادہ حصہ لیں گے۔

3۔ اس تباہی کے وقت جزائر کے رہنے والے جس مصنوعی خدا کو مانتے ہیں اس سے وہ کوئی مدد نہ حاصل کر سکیں گے۔

4۔ ان آفات سے موت اتنی کثرت سے ہوگی کہ انسانی خون کی ندیاں چلیں گی۔

5۔ اس موت سے پرند و چرند بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے۔

6۔ زلازل کے علاوہ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی کہ جن کا ذکر پہلے کسی کتاب میں نہ ملتا ہوگا۔ خاص طور پر شہر اور آبادیاں ملیامیٹ کر دی جائینگی۔

7۔ برصغیر ہندوستان شاید باقی دنیا سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھے گا۔

8۔ برصغیر ہندوستان میں (الف) پانی کا عذاب اسی طرح کا آئے گا جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں آیا۔

(ب) شدید زلزلہ کی قسم کی وہ آفت آئے گی جیسی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں آئی۔

9۔ اس موقعہ پر کہیں بھی امن نہ مل سکے گا کیونکہ کوئی انسانی تدبیر کام نہ آئے گی۔

10۔ تب انسانوں میں شدید اضطراب پیدا ہوگا۔

اس انذار میں ایک اطمینان کی بات یہ ہے کہ اس میں صرف تباہی کی ہی خبریں نہیں دی گئیں۔ بلکہ اس تباہی کی وجوہات بھی بتا دی گئی ہیں اور وہ طریق بھی بتا دیا گیا ہے جس سے انسان اس تباہی سے امن میں رہ سکتا ہے۔ بنیادی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ نوع انسان نے اپنے خالق و مالک خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اسوقت اگر بحیثیت مجموعی دنیا کی حالت پر نظر کی جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ تمام نسل انسانی چاہے وہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہو یا نہ ہو۔ خدا۔ اور اس کی عبادت سے بہت دور جا چکی ہے۔ انسان کی تمام توجہات صرف مادی لذات اور سفلی خواہشات کے گرد گھوم رہی ہیں۔ خدا کا وجود۔ اس کی محبت اس کا خوف۔ اس سے ذاتی تعلق اور اسکی حقیقی عبادت دنیا سے مفقود ہو چکی ہے۔ دنیا کے بعض ممالک میں اس سے قبل بھی ایسا ہوتا آیا ہے پر ساتھ ہی کسی اور حصہ زمین میں خدا کی عبادت بھی ہو رہی ہوتی تھی۔ لیکن آج یہ پہلا موقعہ ہے کہ شمال و جنوب، مشرق و مغرب۔ کالے اور گورے، مرد اور عورت سب کے سب خدا کو چھوڑ کر دنیا کی لذات پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق و اطوار میں حیوان سے بھی نیچے گر گیا ہے۔ اس لئے پوری دنیا پر قیامت خیز تباہی کا آنا اور اس کا ساری دنیا کو گھیرے میں لے لینا قانون قدرت کے بھی عین مطابق ہے۔

اس انذار میں قیامت خیز تباہی سے بچنے کا علاج یہ بتایا گیا ہے کہ انسان اپنے موجودہ اعمال قبیحہ سے توبہ کرے اور خدا کی طرف لوٹے۔ اور اپنی موجودہ سفلی زندگی کو خیر باد کہہ کر خدا اور اس کی عبادت میں مشغول ہو۔ کاش موجودہ دنیا ایسا کر سکتی۔ پر بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ نسل انسانی اپنے خدا کی طرف متوجہ ہونے کو تیار نہیں۔ اندریں حالات اس بات کو مزید تقویت ملتی ہے کہ صحف سابقہ، قرآن مجید، احادیث اور موجودہ زمانہ کے مامور کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

ان تند و تاریک حالات میں امید کی صرف ایک کرن باقی ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ کا وجود ہے۔ اس وقت وہی ایک ایسی چنیدہ جماعت ہے جو خدا کے تمام انبیاء و رسل کے ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس زمانہ کے مامور پر بھی ایمان لاتی ہے اور جس کے افراد کا خدا سے ذاتی تعلق قائم ہے۔ جو اپنی بساط کے موافق خدا کی حقیقی عبادت میں مصروف ہے ان کی عذاب الٰہی کے ظہور سے قبل کی دعائیں بہت کچھ تغیر پیدا کر سکتی ہیں۔ اگر جماعت کا ہر فرد دن رات دعاؤں میں لگ جائے تو خدا کے وعدوں کے موافق وہ بفضلہ تعالیٰ اپنے وجود کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کے بچاؤ کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا انذار میں تباہی کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس میں ایٹم بم کے ذریعہ تباہی کو خوب واضح کیا گیا ہے۔ 1945ء میں جاپان پر امریکہ نے جو ایٹم بم گرائے تھے وہ اپنی طاقت میں بہت کمزور تھے۔ اس کے باوجود جو تباہی و ہلاکت انہوں نے پھیلائی۔ اسے سن کر ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس بم سے سینکڑوں گنا زیادہ طاقتور بم۔ بڑے بڑے شہروں اور آبادیوں پر گرائے جائیں تو کس قدر ہلاکت اور موت ہوگی۔ اس انذار میں برصغیر ہندوستان کے متعلق دو قسم کی تباہی کا خاص طور پر ذکر ہے۔ ایک طوفان نوح کی طرح پانی کا طوفان دوسرے حضرت لوط کی بستی کی طرح تباہی۔ یہ دونوں بھی ایٹم بم کی تباہی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو ڈیم وغیرہ کو تباہ کر کے پانی

باقی صفحہ 4 پر

حاصل مطالعہ

تہذیب وتمدن، زبان اور تاریخی شواہد کی روشنی میں

اہل کشمیر اور افغانوں کا بنی اسرائیل کے ساتھ تعلق

بنوکدنضر کے زمانہ میں بنی اسرائیلی قبائل اس علاقے کی طرف ھجرت کر کے آئے

مکرم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب

افغانوں کا بنی اسرائیل سے تعلق

مشہور مورخ خان روشن خان صاحب اپنی کتاب ''تذکرہ'' ص376۔طبع سوم (1982ء) میں بحوالہ کتاب "Hebrew for Travellers"
Published by Berlitz S.A. Lausanne Switzerland(Edition1973)
نے بعض عبرانی الفاظ اور پشتو الفاظ کے درمیان مشابہت دکھانے کے لئے ایک فہرست دی ہے:-

چونکہ دنیا کے تمام زبانوں اور بولیوں کی اصل 'ماں' اور حقیقی مآخذ عربی ہے اس لئے یہ مشابہت ہر زبان میں پائی جاتی ہے۔لیکن پختونوں کا نسلی تعلق چونکہ قبائل بنی اسرائیل سے ہے اس لئے عبرانی اور پشتو کے درمیان یہ مشابہت زیادہ گہری وسیع اور سادہ شکل میں اب بھی موجود ہے۔پختون آل یعقوب کے بنی پخت قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جو بنی اسرائیل کا ایک بڑا اور مضبوط قبیلہ تھا۔بنی پخت موآب کے میدانوں میں آباد تھا عہد نامہ قدیم کی کتب میں یہ تفصیل موجود ہے دیکھئے بائبل کی کتب عذرا نحمیاہ، یرمیاہ وغیرہ۔

تقریباً 600 قبل از مسیح میں بنوکدنضر کے عہد میں آل یعقوب کے دس قبائل ایران،غور،افغانستان اور کشمیر کے اندر تک ہجرت کر کے فلسطین سے غائب ہو گئے۔

پشتو میں عبرانی الفاظ

یہ حقیقت ہے کہ پختو رپشتو زبان ایک خاص قوم کی بولی ہے اور اب بھی اس کے اندر عبرانی کے بہت سارے الفاظ ملتے ہیں آل یعقوب سے پختونوں کے نسلی تعلق کا ایک اور ثبوت ہے۔

نمبر	عبرانی	پشتو	اردو معنی
1	لیمتیا	لامبل	نہانا
2	اوَرز	اوریژہ	چاول
3	لے	لہ	'کو'
4	تیز درزئی	تیز درازئی	جلدی آؤ
5	میوشَل	یشول	ابالنا
6	درک	درک	معلوم کرنا
7	اَتہ	اَتہ	کیا تو؟
8	مَزران	میزرے	چٹائی، بچھونا
9	گول	گول	نسل
10	سہال	ستبال	محفوظ کرنا
11	تَل بَر	تربور	چچازاد رتایازاد
12	گورن	گریوان	گریبان
13	کور	کور	گھر کی پردہ وال
14	ھَلَلُو	للُو	یہودیوں کا خوشی کا نعرہ (اللہ بڑا ہے)
15	کمازمان	کمازمان	کس وقت
16	گرگر	غرغرے	غرارے

اس کتاب میں مصنف خان روشن خان صاحب نے اس خیال کی بھی پرزور تائید کی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ جنّ اور الاحقاف میں اس وفد کا ذکر ہے جو پختونوں کے جدامجد قیس عبدالرشید بعض یہودی بزرگوں کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ایمان لانے کے بعد اپنے قبائل میں اسلام کی تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں پختون قوم کے قریباً سب قبائل من حیث القوم اسلام میں داخل ہوئے۔قیس عبدالرشید 40 ہجری میں 77 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔سچ تو یہ ہے کہ پختونوں کے من حیث القوم اسلام قبول کرنے کی کوئی وجہ محقق نہیں ہے۔بے شمار مشاہیر پختون بزرگوں نے اپنا شجرہ نسب ہمیشہ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ابراہیمؑ سے ملایا ہے اور اپنے بنی اسرائیل ہونے پر بہت فخر کیا ہے۔''تذکرہ'' میں یہ شجرہ نسب بھی ایک جگہ دیا ہوا ہے۔

مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

اہل کشمیر اور بنی اسرائیل

''یہاں یہ بات عرض کرنا ضروری ہے کہ کگرو کے لفظ کے ساتھ لفظ ''جو'' کا ہونا اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ کشمیر میں کسی دور میں اسرائیلی یہودیوں کا یا تو اثر رہا ہے یا زبردست غلبہ،جبھی تو کشمیر کی معزز شخصیتوں کے ناموں کے ساتھ لفظ ''جو'' جوڑنا باعث احترام سمجھا جاتا تھا۔

(کتاب مشاہیر کشمیر ص88 ترتیب محمد احمد اندرابی مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور)

کشمیر کے نامور مورخ منشی محمد دین فوق لکھتے ہیں:-

''قیس بن عیص اپنے ہم قوم افغان بھائیوں کی ایک کثیر تعداد لے کر مدینہ پہنچے۔قیس کا نسب 26 واسطوں سے بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل تک پہنچتا ہے ساؤل حضرت مسیح سے قریباً ایک ہزار سال پیشتر بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا غرض قیس مدینہ آیا اور مسلمان ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا اور فرمایا:-

تم طالوت یعنی ساؤل کی اولاد سے ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ملک کے خطاب سے یاد کیا ہے ہم بھی تم کو آئندہ ملک کے خطاب سے مخاطب کیا کریں گے۔

اس روایت کے مطابق جس کو مصنف تاریخ ریاست پالن پور نے کئی مستند حوالوں سے نقل کر کے لکھا ہے۔جس شخص کو دنیا میں سب سے پہلے ملک کا خطاب ملا وہ قیس تھے۔اور جنہوں نے اس دنیاوی اعزاز کی بنا ڈالی ہے وہ ہمارے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ریاست پالن پور (ملک کاٹھیاواڑ) کے اکثر مسلمان رئیس ملک کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔
(تواریخ اقوام کشمیر مولفہ منشی محمد الدین فوق جلد ص 340,341)

بیرن چارلز ہیوگل اپنی کتاب ''کشمیر اور پنجاب کے سفر'' کشمیر کے سفر کے دوران میں ایک روایت کا ذکر کرتے ہیں:-

''راجہ دین کو (جس کا نام راج ترنگنی میں مذکور نہیں) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نامہ مبارک ملا جس میں اس کو تبدیلی مذہب کی دعوت دی گئی تھی۔راجہ دین جو سیوا کا کٹر پوجاری تھا کو اس دعوت پر بڑا غصہ آیا اور گگری بل جھیل کے کنارہ گپکار مقام کی زیارت کے لئے گیا اور وہاں ایک کنوئیں میں اس نے اس نامہ مبارک کو ڈبو دیا۔بعد میں اس مقام پر ایک مسجد تعمیر کی گئی جس کو زائرین ذوق وشوق سے دیکھنے آتے ہیں:-

Travel in Kashmir and the Punjab by Baron Charles Hugel P127 P128

مسٹر پیئرس جروس اپنی کتاب ''یہ کشمیر ہے'' میں لداخ کی معروف بدھ خانقاہ گمپا کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ خانقاہ کے ہیڈ لاما نے بیان کیا کہ یسوع مسیح نے اپنی زندگی کے ان سالوں میں جو اوجھل رہے کوئی سات سال اس خانقاہ کی چاردیواری کے اندر مراقبہ ومطالعہ میں گزارے تھے۔

(This is Kaskmir by Pearce Gervis P20)

اسی صفحہ پر مصنف مزید لکھتے ہیں کہ کشمیر کی تاریخ مشہور تاریخ راج ترنگنی مصنفہ کلہن میں لکھا ہے کہ جنیدرا کے زمانہ میں جس کا زمانہ حکومت 61ق م سے 24 عیسوی ہے سب بزرگوں کا بزرگ جس کا نام سدھی ماتی آریہ راجہ تھا اور فقر کی زندگی گزارتا تھا۔اس کی موت صلیب پر ہوئی مگر وہ دوبارہ جی اٹھا اور لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں 40 سال کشمیر پر حکمرانی کرتا رہا۔

بقیہ صفحہ 3

کا طوفان لے آئیں۔اور بستیوں اور شہروں کو آسمان سے پتھروں کی بارش سے تباہ کر دیں۔جو اپنے وقت کے لحاظ سے موسم بہار میں آئیں گے۔ان سب کا خیال کر کے بھی انسان کی طبیعت خود بخود خدا کی طرف جھکتی اور اس سے مدد کی درخواست کرتی ہے۔

ہر روز جو چڑھتا ہے وہ اس قیامت خیز تباہی سے قریب تر کرتا جاتا ہے جسے دیکھ کر نسل انسانی دیوانہ ہو جائے گی اور ایسا اضطراب پیدا ہو گا جو ابن آدم نے اس سے پہلے سنا ہو گا اور نہ دیکھا ہو گا۔

جماعت احمدیہ کا وجود اس وقت ساری دنیا کے لئے ایک تعویذ کا حکم رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو توفیق دے کہ وہ واقعی دنیا کے لئے تعویذ اور پناہ بن جائیں۔اس کی دعائیں صبح وشام رات دن آسمان پر پہنچیں۔اس کا درود اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچے اور پھر سے یہ دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے۔آمین۔

حسن وطوالت کا نہ پوچھ

حضرت ابوسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں رات کو کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے۔انہوں نے فرمایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور اس کے علاوہ بھی رات کو گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔پہلے چار رکعات پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کے بارہ میں نہ پوچھ۔پھر چار رکعات پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کا بھی کیا کہنا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں۔ فرمایا

اے عائشہ میری آنکھیں بظاہر سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔
(بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی باللیل)

محمد ضیاء الحق صاحب

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال

مکرم عزیز احمد صاحب مجھ سے تین سال بڑے تھے- ہم بہت بے تکلف دوست تھے- خاندان میں دوسرا ہمارا کوئی ہم عمر نہ تھا-لہذا بچپن سے ہی بہت پیار اور محبت کا ساتھ رہا- وہ تو اپنی اکلوتی بڑی بہن کی وفات کے بعد تایا جان مرحوم کی اکلوتی اولاد تھے-

آپ کی قبول احمدیت کا واقعہ یہ ہے کہ 1936ء میں جبکہ بھائی عزیز احمد دسویں جماعت کے طالب علم تھے-سکول میں موسم گرما کی تعطیلات تھیں- میں نے اپنے ہاتھ میں ایک کتاب پکڑی ہوئی تھی انہوں نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی- وہ ''حضرت مسیح موعود کے کارنامے'' -حضرت مصلح موعود کی ایک تقریر تھی- جو کہ کتابی شکل میں شائع شدہ تھی-فیصلہ ہوا کہ اسے پڑھا جائے-تھوڑی سی بحث کے بعد بھائی نے وہ پڑھنی شروع کی- میں اپنی کم عمری اور کم علمی کی وجہ سے اس سے کوئی استفادہ نہ کر سکا-تھوڑی دیر کے بعد تایا جان نے ہمیں آواز دی اور حکم دیا کہ جاؤ فلاں ملازم کو اس کے گھر سے بلا کر لاؤ- ہم دونوں بھائی ننگے پاؤں روانہ ہوئے جب ہم گاؤں کی بڑی مسجد کے قریب پہنچے تو بھائی عزیز احمد رک گئے اور قبلہ رو ہو کر مجھے کہا کہ ''اگر میں مر جاؤں تو تم گواہ رہنا کہ میں احمدی ہو کر مرا ہوں''- میں اس فقرہ کی گہرائی کو نہ سمجھ سکا-البتہ جب انہوں نے دوسرا فقرہ کہا کہ ''آج کے بعد میں کبھی نہیں کہوں گا کہ تمہارے مرزا صاحب بلکہ کہوں گا کہ ہمارے مرزا صاحب''-تو مجھے خوشی محسوس ہوئی-

میٹرک کے بعد وہ رندھیر کالج کپورتھلہ میں داخل ہوئے اور ہوسٹل میں ان کی ملاقات برادرم برکات احمد راجیکی مرحوم سے ہوئی- یہ ملاقات دوستی میں بدلی ان کے ساتھ احمدیہ بیت الذکر جانا شروع کیا اور حضرت منشی ظفر احمد کی صحبت میسر آئی- اور وہیں سے بیعت کا خط لکھوایا- یہ 1937ء کا واقعہ ہے-گرمیوں کی تعطیلات میں گھر آئے اور یہ خبر اپنے چچا یعنی میرے والد صاحب اور مجھے سنائی پھر تایا جان سے ذکر کر دیا-

تایا جان گو احمدیت کے سلسلہ میں نرم گوشہ رکھتے تھے لیکن بیٹے کی قبول احمدیت کے لئے تیار نہ تھے- تایا جان مرحوم نے انہیں سمجھانے کے لئے جو کوششیں کی اس میں مختلف علماء کرام کو برادرم عزیز احمد کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی تھا کہ ''اپنے چچا سے ملنے کی اجازت نہیں'' یعنی میرے والد مرحوم سے تعلقات کے انقطاع کا حکم تھا- ہمارے خاندانی دستور کے مطابق بھائیوں کی آپس کی رنجش یا ناراضگی اول تو ہوتی نہ تھی اور کبھی ہو بھی تو اس کا اطلاق خواتین اور بچوں کے تعلقات پر نہیں ہوتا تھا-لہذا میرا اور بھائی عزیز احمد کا تعلق محبت اور پیار کا قائم تھا اور ہم دن رات اکٹھے ہی گزارتے تھے-

جب کوئی بھی صورت بھائی کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کی نہ رہی تو ایک روز تایا جان سے حکم ملا کہ ''احمدیت چھوڑ دو یا گھر چھوڑ دو'' جب بھائی نے نہایت ادب سے استفسار کیا کہ کیا یہ آپ کا آخری حکم ہے-تو جواب ملا کہ آج کی رات آخری ہے جو کہ وہ گھر میں گزار سکتے تھے-

بھائی عزیز احمد نے میرے توسط سے یہ خبر ابا جان تک پہنچائی اور راہنمائی چاہی- ابا جان نے تعمیل حکم کا مشورہ دیا اور کہا کہ وہ قادیان چلے جائیں- بھائی عزیز احمد انہی کپڑوں میں جو پہنے ہوئے تھے قادیان چلے گئے- اور وہاں جا کر ابا جان کی ہدایت کے مطابق ماسٹر محمد بخش صاحب سونگی جو کہ ہمارے ہی گاؤں کے رہنے والے تھے اور عرصہ پہلے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ترک وطن کر کے اب قادیان کے نزدیک ''کھارا'' گاؤں میں مقیم تھے اور ٹی آئی ہائی سکول کی پرائمری کلاسوں کو پڑھاتے تھے- ان سے ملاقات کے بعد دربار خلافت تک رسائی ہوئی-

تائی جان کی بینائی بیٹی کی وفات کے بعد روتے روتے کم ہو گئی تھی- اب بیٹے کی جدائی جو کہ دونوں ماں باپ کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی- تائی جان کی بینائی کو مکمل طور پر لے گئی- اور تایا جان کے لئے بھی جب جدائی برداشت سے باہر ہو گئی تو سعادت مند بیٹے کو واپسی کا ارشاد ہوا جس کی تعمیل عزیز احمد نے کر دی- واپسی پر ابا جان سے ملاقات پر کوئی پابندی نہ رہی اور عزیز بھائی گرمیوں کی چھٹیاں گزار کر واپس کپورتھلہ چلے گئے جہاں انٹر سے تعلیم ختم کرنے کے بعد جالندھر کے ڈی اے وی کالج میں داخلہ لے لیا-

انگریزی زبان سے بہت لگاؤ تھا- ڈی- اے- وی کالج کے ایک انگریزی کے پروفیسر ڈاکٹر جی- سی- کار کے بہت معترف تھے- بی- اے کرنے کے بعد یہ گاؤں آ گئے اور گاؤں کے پہلے گریجویٹ ہوئے- میں کالج کی تعلیم ادھوری چھوڑ کر دہلی میں ملازم ہو چکا تھا-

اب ان کی شادی کا معاملہ تھا- بچپن سے ہی نسبت ماموں زاد سے طے تھی لیکن اب احمدیت کی وجہ سے مسائل تھے- لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے اجازت ملنے پر بے حد خوش ہوئے' مجھے خط سے اطلاع دی- شادی ہوئی' مجھے یاد ہے اس میں شمولیت کے لئے چوہدری محمد علی (بعد ازاں وزیراعظم پاکستان) اور ان کے چھوٹے بھائی چوہدری ذوالفقار (بعد ازاں ممبر بورڈ آف ریونیو) بطور خاص شمولیت کے لئے دہلی سے آئے تھے-

شادی کے تھوڑا عرصہ بعد دہلی چلے آئے اور میرے ساتھ ہی ملٹری فنانس کے محکمہ میں ملازم ہو گئے- دہلی تک کا یہ پہلا سفر ہم دونوں نے اکٹھا کیا- ہمارے گاؤں سے قریب ترین ریلوے اسٹیشن ''ملسیاں شاہکوٹ'' سے گاڑی میں سوار ہو کر لدھیانہ پہنچے- وہاں ہمیں فرنٹیئر میل میں جگہ نہ مل سکی- دوسری جنگ عظیم شروع تھی گاڑیاں کھچا کھچ بھری ہوتی تھیں- ہم نے ایک پسنجر گاڑی میں سفر کا فیصلہ کیا- جب ہر چھوٹے بڑے اسٹیشن پر رکتی ہوئی یہ گاڑی سہارنپور پہنچی تو معلوم ہوا کہ یہاں سے ہمیں گاڑی دہلی کے لئے تبدیل کرنا ہے اور دوسری گاڑی بارہ گھنٹے کے بعد ملے گی- بھائی نے مجھے کہا کہ اس طویل وقفہ کا بہترین مصرف یہ کریں کہ سامان اسٹیشن پر رکھ کر شہر میں جا کر وہ تاریخی مسجد تلاش کریں جس کے ایک حجرہ میں بیٹھ کر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قرآن کریم کی تفسیر (باترجمہ) کی سعادت پائی تھی اور ممکن ہو تو اس کمرہ میں نفل پڑھے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا-

دہلی میں صفدر جنگ کے مقبرہ کے بالمقابل ایک سرکاری کوارٹروں کی بستی علی گنج کے نام سے نئی تعمیر ہو رہی تھی ہم نے وہاں ایک کوارٹر کرایہ پر لے لیا جس میں ہم دونوں کے علاوہ صوفی عزیز احمد صاحب (حال کینیڈا) بھی ہمارے ساتھ رہتے تھے- فجر' مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ہوتی تھیں صوفی عزیز احمد صاحب امام ہوا کرتے تھے عموماً دو تین اور دوست بھی نماز کے لئے آ جاتے تھے-

یہیں سے ہم تینوں جلسہ مصلح موعود میں شمولیت کے لئے لدھیانہ گئے تھے لدھیانہ تک کا سفر' دارالبیعت پر پہرہ کا شرف' احرار کی مخالفت' جلسہ میں شمولیت کی سعادت' دہلی واپسی ایک الگ داستان ہے میں یہاں صرف ان واقعات کے ذکر تک خود کو محدود رکھوں گا جن کا براہ راست تعلق بھائی عزیز احمد سے ہے-

لدھیانہ کے بعد دہلی میں مصلح موعود کا جلسہ تھا- بھائی عزیز احمد شدید قسم کے خونی پیچش سے علیل تھے اور کافی کمزور ہو رہے تھے انہیں میں جلسہ گاہ میں بٹھا کر خود صدر مجلس خدام الاحمدیہ حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد (بعد میں خلیفۃ المسیح الثالث) کی قیادت میں ڈیوٹی پر چلا گیا-

مخالفین نے زنانہ جلسہ گاہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی جس پر حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے نوجوان اٹھیں اور زنانہ جلسہ گاہ کی حفاظت کے لئے اسے گھیرے میں لے لیں ساتھ ہی فرمایا کہ تم میں سے جو کمزور دل ہے وہ نہ جائے اس کی جگہ میں خود جاؤں گا- اس پر بھائی عزیز احمد نقاہت سے لڑکھڑاتے ہوئے باہر آئے اور ڈیوٹی پر کھڑے ہو گئے- میں اس جلسہ میں زخمی ہو گیا تھا- زخم معمولی تھے چند روز میں ٹھیک ہو گئے لیکن بھائی عزیز احمد مجھ نابکار پر رشک کرتے رہے- بھائی عزیز احمد اور صوفی عزیز احمد صاحب زندگی وقف کر کے دہلی سے چلے گئے- قادیان میں بھائی عزیز احمد کی تعیناتی دفتر محاسب میں ہوئی اور قیام دارالواقفین میں- صوفی عزیز احمد بطور مشنری امریکہ روانہ ہوئے- اب یہ میرا معمول ہو گیا کہ قریباً ہر دوسرے ماہ رخصت کچھ باتنخواہ کچھ بلا تنخواہ لے کر قادیان چلا جاتا' میرا یہ معمول مارچ 1947ء تک رہا-

قادیان سے ہجرت کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر جودھامل بلڈنگ لاہور منتقل ہوئے- بھائی عزیز احمد کی صحت شبانہ روز محنت سے متاثر ہوئی- بخار رہنے لگا جو کہ تپ دق کی شکل اختیار کر گیا- انہی حالات میں ربوہ منتقل ہوئے جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح 1955ء میں جب بغرض علاج یورپ گئے تو بھائی کو بھی ساتھ لے گئے- یہاں حضور کی ایک خصوصی شفقت کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے- یورپ جاتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے رتن باغ میں ناظران کی ایک میٹنگ بلائی- چوہدری عزیز احمد کو موجود نہ پا کر استفسار فرمایا اور جب پتہ چلا کہ ابھی تک ان کے مرض میں افاقہ نہیں ہوا تو ارشاد فرمایا کہ بھائی کو حضور کے قافلہ میں شامل کیا جائے اور حضور کراچی میں ان کا انتظار کریں گے-

حضرت ملک غلام فرید صاحب جن کا بھائی عزیز احمد سے بہت محبت اور پیار کا تعلق تھا' نے مجھے بتلایا کہ کس طرح انہوں نے ایک روز میں بھائی عزیز احمد کا پاسپورٹ تیار کرایا- ان دنوں انگلینڈ کے لئے ویزا کی قید نہ تھی البتہ پاکستان میں پاسپورٹ کا حصول بہت وقت طلب تھا-لندن قریباً چھ ماہ بھائی Brompton ہسپتال میں داخل رہے وہاں سے سوئٹزرلینڈ منتقل ہو گئے- اس دوران تایا جان مرحوم بیعت کر چکے تھے- اور بھائی کی غیر حاضری میں بمقام لیاقت پور جہاں وہ اپنے بھانجے کے پاس مقیم تھے' انتقال کر گئے- سوئٹزرلینڈ سے مجھے باقاعدگی سے خط لکھتے بلکہ میرے خط میں بہت سے دوسرے عزیزوں کے نام رقعہ جات ڈال دیتے کہ میں یہاں سے ان عزیزوں کو پوسٹ کر دوں-

انہی ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک خطبہ جمعہ میں بھائی کی کارکردگی کی تعریف فرمائی کچھ اس قسم کے الفاظ تھے کہ عزیز احمد نے وقف زندگی کی روح کو سمجھا اور زندگی دے دی- مفہوم کچھ ایسا ہی تھا الفاظ میرے ہیں- یہ خبر حضرت چوہدری عبداللہ خاں (برادر اصغر چوہدری ظفر اللہ خاں) نے خود سوئٹزرلینڈ میں جا کر ان کو دی- بہت خوشی سے مجھے وہاں سے یہ اطلاع دی-

1969ء میں جب میں نے انہیں لاہور کیولری گراؤنڈ میں اپنے مکان کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے لکھا وہ خود اس وقت تک صدر انجمن کے کوارٹرز میں مقیم تھے اور اپنا مکان نہ بنوا پائے تھے- مجھے جواباً لکھا کہ جس شخص کو خود اپنا مکان بنوانے کی توفیق نہیں ملی اس سے سنگ بنیاد رکھوانا دانشمندی نہیں- اور مشورہ دیا کہ میں حضرت ملک غلام فرید صاحب سے یہ درخواست کروں- میں نے تعمیل کی اور حضرت ملک صاحب کو عزیز احمد کا خط دکھا دیا- ملک صاحب نے میرے مکان کی بنیاد میں دعائیں کرتے ہوئے اینٹ رکھی بعد میں فرمایا ''میں نے چوہدری عزیز احمد کے لئے خصوصی دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تعمیر مکان کی توفیق فرمائے''

1974ء کے پرآشوب حالات سے بددل ہو کر میں نے امریکہ میں رہائش کا فیصلہ کیا 1977ء میں اس ارادہ کی تکمیل ہوئی- میرے اس فیصلہ سے آزردہ تھے- 1987ء میں جب میرے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا'

دعاؤں بھرے خط لکھتے رہے-اس کے بعد میری صحت کے بارہ میں بہت متفکر رہتے تھے- 1997ء میں ربوہ میں ہی مجھے سینہ میں درد ہوا' فضل عمر ہسپتال میں داخل تھا- میں نے دیکھا C.C.U کے دروازہ پر کھڑے دعا کر رہے ہیں- نرس نے اندر آنے سے روک دیا تھا- میں ان کے ہلتے لبوں اور بہتے آنسوؤں کو دیکھتا رہا- جاتے ہوئے پیغام دے گئے کہ سورۃ الفاتحہ پڑھتے رہو' اس میں شفاء ہے-

دو روز بعد میں پرائیویٹ کمرہ میں بالائی منزل پر شفٹ ہو گیا- وہاں آئے تو میں نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ اتنی سیڑھیاں چڑھ کر کیوں آئے' سانس پھولی ہوئی تھی کہنے لگے اچھا! مجھے تو احساس ہی نہیں ہوا- جب سنا کہ تم کمرے میں منتقل ہو گئے ہو' خطرے سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتا ہوا آ گیا- اب احساس ہوا ہے کہ سیڑھیاں بھی چڑھی تھیں- میں جب بھی امریکہ سے آتا ان کے لئے کوئی نہ کوئی کتاب ضرور لاتا- میرے دوسری مرتبہ آنے تک اسے آہستہ آہستہ پڑھتے- کہا کرتے تھے کہ دوسری کتاب کے انتظار میں آہستہ آہستہ مزہ لے کر پڑھتا ہوں- میں جب ربوہ جاتا تو برادرم بشیر احمد ایڈووکیٹ جو کہ عزیز رشتہ دار ہی نہیں بچپن سے دوستی کے حلقہ میں بھی شامل ہیں- وہ بھی ساتھ ہوتے اور دن بھر خوب مجلس جمتی-

مجھے اپنی تین سال کی عمر سے لے کر ان سے آخری ملاقات تک کے واقعات لمحہ لمحہ یاد ہیں اس 75 سالہ دور کو کیسے لکھوں- بھائی کو بچپن ہی سے ہر قسم کی لغو بات سے اجتناب تھا- زیادہ بھاگ دوڑ بھی پسند نہ تھی- مجلسی زندگی جس میں علمی' ادبی' مذہبی تذکرہ ہو پسند تھی- گاؤں میں چند مرتبہ زبردستی کبڈی یا فٹ بال میں شامل کیا- چند روز کے بعد چھوڑ دیا- ان کی بڑی بیٹی عزیزہ صبیحہ والدہ کے انتقال پر موجود تھی نہ ہی والد کے انتقال پر- اللہ پردیس میں اس کی ڈھارس بندھائے- آمین

منجھلی بیٹی عزیزہ صفیہ جو کہ لجنہ مرکزیہ کی جنرل سیکرٹری ہیں' کو خدمت کا خوب موقع ملا- اس کے اکلوتے بیٹے عزیزی فائز سے بے حد پیار تھا- ان کے داماد عزیزم خالد گورایہ کو بھی خدمت کا خوب موقع ملا- اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے- سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ بشریٰ کی ابھی شادی نہیں ہوئی اس کے لئے بہت فکرمند رہتے تھے- اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین اللہ تعالیٰ میرے اس بھائی سے رحمت و شفقت کا سلوک فرمائے- اور جنت الفردوس میں ان کے مقامات کو بلند کرتا چلا جائے- آمین ثم آمین-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34579 میں روزینہ کنول بنت منور احمد قوم جٹ ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 23/DNB ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- ایک عدد بکری مالیتی -/1000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ روزینہ کنول بنت منور احمد چک 23/DNB ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید خان ولد غلام محمد چک نمبر 23/DNB ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 2 آفتاب احمد ولد منظور احمد چک 23/DNB ضلع بہاولپور

مسل نمبر 34583 میں شمیم اختر زوجہ محمد یوسف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر وصول شدہ -/6000 روپے- طلائی زیورات وزنی 6 تولے- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/27000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شمیم اختر زوجہ محمد یوسف دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر ولد ناصر احمد محمود دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر 25551

مسل نمبر 34584 میں ناصر اقبال ولد محمد اقبال قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا ابجڑ کا ضلع میرپور A.K بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد ناصر اقبال ولد محمد اقبال میرا ابجڑ کا ضلع میرپور A.K گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد وصیت نمبر 32213 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 27418

مسل نمبر 34585 میں سلطان احمد ولد محمد یعقوب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا ابجڑ کا ضلع آزاد کشمیر A:K بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2944 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد سلطان احمد ولد محمد یعقوب میرا ابجڑ کا ضلع میرپور A.K گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط وصیت نمبر 31524 گواہ شد نمبر 2 عبدالماجد طاہر صاحب وصیت نمبر 31462

مسل نمبر 34587 میں ریحانہ تبسم بنت ارشاد احمد ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ سرکاری ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹوکھر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- نقد رقم -/20000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/5735 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ ریحانہ تبسم بنت ارشاد احمد ہاشمی ٹوکھر ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید ہاشمی وصیت نمبر 27500 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد طاہر وصیت نمبر 23580

مسل نمبر 34588 میں نصیر احمد ولد غلام رسول قوم بھوپال پیشہ کاروبار عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل پارک مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان واقع گلی نمبر 18 فیصل پارک گلشن پارک لاہور رقبہ اڑھائی مرلے مالیتی -/200000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/2200 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد نصیر احمد ولد غلام رسول مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر احمد مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق شاد وصیت نمبر 22524

سب سے زیادہ درجہ حرارت

انسان نے جو سب سے زیادہ درجہ حرارت پیدا کیا ہے وہ 510 ملین (5 کروڑ) سینٹی گریڈ یا 950 ملین (ساڑھے نو کروڑ) فارن ہائیٹ ہے۔ یعنی سورج کے مرکزی حصہ سے 30 گنا زیادہ ہے- یہ زبردست درجہ حرارت 27 مئی 1994ء کو پرنسٹن پلازما فزکس لیبارٹری نیو جرسی امریکہ میں پیدا کیا گیا۔

عبیداللہ علیم کیلئے

جناب عمر شریف صاحب نے اپنے منظوم کلام میں مذکورہ عنوان کے تحت عبیداللہ علیم صاحب کو یوں خراج تحسین پیش کیا:-

وہ اپنی دھن کا متوالا' وہ گیت نگر کا لج پالا
کچھ سیدھا' ترچھا' تیکھا سا ' کچھ کڑوا میٹھا پھیکا سا
وہ یاروں کا تھا یار بہت ہم کملوں کی تلوار بہت
جھوٹ سے اس کو الجھن تھی اور سچے پن سے پیار بہت
وہ دیپک بن کر جلتا تھا ویران سرا کے ڈیرے میں
وہ چاند سا جھلمل مکھڑا تھا تاروں بیچ اندھیرے میں
رم جھم گیانی بارش میں وہ اپنے سپنے بوئے تھا
پھولوں جیسے بولوں سے وہ کیسے گیت پروئے تھا
وہ جیتنے والا ہر بازی کیوں ٹوٹے من سے ہار گیا
وہ دھرتی رس کا رسیا تھا کس کارن امبر پار گیا
سب ساتھی سنگی سوچتے ہیں کس روگ نے اس کو مار دیا
کیا عشق تھا کیا مجبوری تھی کیوں. اس نے جیون وار دیا

(ماہنامہ ''سیپ'' کراچی اگست ستمبر 98ء ص245)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

ولادت

مکرم تنویر احمد صاحب مالو کے بھلی ضلع نارووال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 دسمبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نائلہ تنویر نام عطا فرمایا ہے- بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے- نومولودہ مکرم ماسٹر نصیر احمد صاحب مالو کے بھلی ضلع نارووال کی پوتی اور مکرم مظفر احمد صاحب گوندل ناصر آباد ربوہ کی نواسی ہے- اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر' نیک' خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے-

درخواست دعا

مکرم حکیم مقبول احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ لکھتے ہیں- میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب حال کراچی کے بائیں کندھے پر کینسر کی گلٹی ہے- اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

بری فوج میں شمولیت

بری فوج میں بطور جوان شمولیت کیلئے رجسٹریشن قریبی بھرتی دفتر یا کسی بھی رجمنل ٹریننگ سنٹر میں 10 جنوری سے 30 جنوری 2003ء تک کروائی جا سکتی ہے- مزید معلومات کیلئے جنگ 31 دسمبر-

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مسافر ٹرین اور مال گاڑی میں ٹکر ہندوستان کی ریاست مہاراشٹر میں مسافر ٹرین اور مال گاڑی میں ٹکر کے نتیجہ میں 18-افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں- حادثہ انسانی غلطی کے باعث پیش آیا-

افغانستان میں بم دھماکہ افغانستان میں امریکی فوج کے خلاف مزاحمتی کارروائیاں بدستور جاری ہیں- بم دھماکوں اور جھڑپ کے دوران 8-امریکی کمانڈوز سمیت 21-افراد ہلاک اور سات سے زائد زخمی ہو گئے-

آئیوری کوسٹ میں ہلاکتیں فرانس نے کہا ہے کہ آئیوری کوسٹ کی فوج نے سیز فائر لائن کے قریب ہیلی کاپٹروں سے حملہ کر کے 11 عام شہریوں کو ہلاک کر دیا ہے- تاہم آئیوری کوسٹ کی فوج نے اس کی تردید کی ہے-

2002ء میں 19 صحافی ہلاک ہوئے گزشتہ سال 2002ء میں دنیا بھر میں 19 اخبار نویسوں کو فرائض کی ادائیگی کے دوران ہلاک کر دیا گیا- تاہم یہ تعداد 2001ء کی نسبت نصف اور حالیہ برسوں کی ہلاکتوں میں ریکارڈ کم تعداد ہے-

پٹنہ میں فسادات بھارتی ریاست بہار کے دارالحکومت پٹنہ میں پولیس کے ہاتھوں تین افراد کی ہلاکت کے بعد فسادات میں تیزی آ گئی ہے- متعدد گاڑیاں اور عمارتیں نذر آتش کر دی گئی ہیں- 400-افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے- ریاست میں ٹرینوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے- ریاست میں دو ہفتوں کے دوران یہ دوسری ہڑتال اور فسادات ہیں-

شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام شمالی کوریا کے ایٹمی پروگرام سے پیدا ہونے والے بحران کو حل کرنے کیلئے امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جاپان اور جنوبی کوریا کے ساتھ مل کر اعلیٰ سطح پر مذاکرات کرے گا- نائب امریکی وزیر خارجہ آئندہ ہفتہ شمالی کوریا اور جاپانی ہم نصب سے واشنگٹن میں ملاقات کرینگے- جس کے بعد وہ علاقہ کا دورہ کرینگے- امریکہ شمالی کوریا پر دباؤ کیلئے حلیفوں کا تعاون حاصل کرنا چاہتا ہے-

دو بنگلہ دیشی باشندے ہلاک بھارتی فوج نے مغربی سرحد پر دو بنگلہ دیشی باشندوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے- گزشتہ سال بھارتی فوج کے ہاتھوں سو سے زائد بنگلہ دیشی ہلاک ہوئے-

چین سے اسلحہ کے معاہدے منسوخ اسرائیل نے امریکی دباؤ پر چین سے اسلحہ کے تمام معاہدے منجمد کر دیئے ہیں- امریکہ نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ اس کی جدید ترین ٹیکنالوجی چین منتقل ہو کر تائیوان کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے-

1000 فلسطینیوں کی غیر قانونی نظر بندی انسانی حقوق کی تنظیم کی ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیل میں ایک ہزار سات فلسطینی گزشتہ کئی برس سے غیر قانونی طور پر زیر حراست ہیں- تنظیم نے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ان کے خلاف کوئی شواہد ہیں تو ان پر مقدمہ چلایا جائے- انہیں اپنی صفائی کا موقع دیا جائے- رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ قیدیوں کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے مقررہ معاہدات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہایت برے ماحول میں رکھا گیا ہے-

سردی اور سیلاب سے ہلاکتیں برطانیہ' بیلجیئم' آسٹریلیا اور دیگر علاقوں میں شدید بارش کے باعث کئی علاقے زیر آب آ گئے- جبکہ آسٹریلیا میں سمندری طوفان کے باعث 700-افراد ہلاک ہو گئے- جرمنی میں سیلاب کے باعث درخت جڑوں سے اکھڑ گئے- برطانیہ میں سیلاب کا پانی گھروں میں داخل ہو گیا- پولینڈ میں سردی کے باعث 190 افراد جان کی بازی ہار گئے- اتر پردیش کے علاقوں میں درجہ حرارت منفی 10 ہو گیا- پروازیں منسوخ کر دی گئیں-

سینکڑوں بھارتی امریکہ بدر امریکہ میں غیر قانونی طور پر مقیم سینکڑوں بھارتی شہریوں کو ملک سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے- بھارتی شہریوں کی فہرست بھارتی سفیر کے حوالے کر دی گئی ہے- کئی اور ملکوں کے شہریوں کی فہرست بھی تیار ہو رہی ہے امریکہ کو خطرناک افراد سے محفوظ رکھنے کیلئے تمام بین الاقوامی فضائی اور بحری جہازوں کی کمپنیوں کو مسافروں کی مکمل فہرست آئی این ایس کو دینے کی ہدایت کی گئی ہے-

مسلمانوں پر تشدد بھارتی صوبہ گجرات میں انتہا پسند ہندوؤں نے چن چن کر مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے- 50 دوکانیں نذر آتش کر دی گئی ہیں- مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں میں پولیس خاموش تماشائی بن گئی-

برطانیہ کے لئے چیلنج برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ عالمی امن اور اقتصادی مسائل برطانیہ کے لئے چیلنج ہیں- نئے سال کے پیغام میں انہوں نے کہا کہ ہم ایسے تمام مسائل سے نمٹنے کی طاقت رکھتے ہیں- برطانیہ دہشت گردوں کا ٹارگٹ ہے- القاعدہ کی طرف سے حملوں کا خطرہ ہے- ناپسندیدہ ممالک ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہیں- جن سے دہشت گرد ہتھیار حاصل کر سکتے ہیں-

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	6 جنوری	زوال آفتاب :	12-14
سوموار	6 جنوری	غروب آفتاب :	5-21
منگل	7 جنوری	طلوع فجر :	5-41
منگل	7 جنوری	طلوع آفتاب :	7:07

پنجاب کی 25 رکنی کابینہ بن گئی پنجاب کی 25 رکنی کابینہ نے گورنر ہاؤس میں حلف اٹھالیا۔کابینہ کے ارکان سے گورنر پنجاب نے حلف لیا۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب کے علاوہ اعلیٰ سطحی سول حکام' عدالت عالیہ کے جج' وفاقی وزراء اور ارکان قومی وصوبائی اسمبلی موجود تھے۔وزراء کی اکثریت ق لیگ کے ارکان کی ہے۔جبکہ پیٹریاٹ اور نیشنل الائنس کو ایک ایک وزارت ملی۔4 معاون خصوصی اور 4 مشیر بھی مقرر کئے گئے ہیں حلف برداری کی تقریب گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں ہوئی۔کابینہ کا دوسرا اور تیسرا مرحلہ ضمنی انتخابات اور سینٹ کی تشکیل کے بعد مکمل ہوگا۔خواتین کو آئندہ مرحلے میں نمائندگی ملے گی۔

امریکی بمباری سے متعلق تحقیقات آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ انگور اڈے میں امریکی طیاروں کی بمباری سے متعلق خبروں کی امریکی اور پاکستانی افواج مل کر تحقیقات کر رہی ہیں۔قوم کو حقیقت کے بارے میں جلد بتا دیا جائے گا۔بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کی سختی سے تردید کی کہ القاعدہ کے اراکین کی بڑی تعداد پاکستان میں موجود ہے۔

امریکی ہیلی کاپٹر پھر پاکستانی حدود میں امریکی فوج کے ہیلی کاپٹروں نے ایک بار پھر پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے۔ ہیلی کاپٹر دو گھنٹے تک پاک افغان سرحد کی نگرانی کرنے کے بعد افغانستان چلے گئے۔ جبکہ کئی ہیلی کاپٹر قریبی امریکی ائیر بیس پر اتر گئے۔

امریکی فوج کو پاکستان کے اندر تعاقب کی اجازت نہیں دینگے وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے امریکہ کے اس بیان کو چیلنج کیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اسے پاکستان کی طرف سے حملہ آوروں کے تعاقب کی اجازت دی گئی ہے اے ایف پی سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی پالیسی ہے نہ اس کا کوئی قانونی جواز۔امریکہ جان لے پاکستانی فوج حفاظت کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

میری گفتگو کو سیاق وسباق سے ہٹ کر شائع کیا گیا صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ کوئی صحیح الدماغ شخص ایٹمی جنگ کی بات نہیں کرسکتا۔اخبارات نے کشمیر پر میری گفتگو کو بدنیتی کی بنیاد پر سیاق وسباق سے ہٹ کر شائع کیا ہے۔اے پی پی سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا میں نے پاک بھارت سرحدی کشیدگی کے دوران غیر روایتی جنگ کی دھمکی نہیں دی تھی۔ جب میں کشمیر پر بات چیت کر رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اگر آزاد کشمیر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں گوریلا جنگ شروع ہوجائے گی۔وہاں ڈیڑھ لاکھ ریٹائرڈ فوجی ہیں جو حملہ آور فوج کو گھیر لیں گے۔

دھاندلی کے الزامات جھوٹ ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ضمنی انتخابات میں دھاندلی کے الزامات اور انتظامی ہتھکنڈوں میں کوئی صداقت نہیں۔اور نہ ہی ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ضمنی انتخابات میں بھی مسلم لیگ ق کے امیدوار ہی جیتیں گے۔انہوں نے کہا ابھی زراعت کیلئے اقدامات سامنے آئے ہیں۔جلد دیگر شعبوں میں بھی اقدامات ہونگے تو صورتحال بہتر ہوگی۔

پروفیشنل افراد پر مشتمل کابینہ تشکیل دی گئی ہے پنجاب کے گورنر نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے نوجوان' تجربہ کار اور پروفیشنل افراد پر مشتمل کابینہ تشکیل دی ہے۔جس سے توقع ہے کہ کابینہ عوام کے تمام بنیادی مسائل حل کرنے پر توجہ دے گی۔اور سیاسی نظام کی بحالی کیلئے پہلی بار افہام وتفہیم سے معاملات آگے بڑھیں گے۔

وزیر اعلیٰ سے اچھے تعلقات ہیں گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سے میرے تعلقات بہت اچھے ہیں میں پنجاب میں آئینی رول اور وزیر اعلیٰ سیاسی رول ادا کریں گے۔ انہوں نے گورنر ہاؤس میں نئی کابینہ کی حلف برداری کے بعد صحافیوں کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی کابینہ باہمی مشاورت سے بنی ہے۔جب یہ مشاورت کرینگے تو ہم مشورہ دیں گے۔

رہائشی منصوبوں کیلئے جامع منصوبہ تیار لاہور میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں زراعت کی ترقی' رہائشی منصوبوں کے اجراء اور چھوٹی صنعتوں کے قیام کے ذریعے صوبے میں بے روزگاری میں کمی اور غربت کے خاتمے کے لئے متعدد تجاویز کو حتمی شکل دی گئی۔وزیر اعلیٰ پنجاب کی عدالت میں منعقد ہونے والے اس اجلاس میں گورنر سٹیٹ بنک ڈاکٹر عشرت حسین بھی موجود تھے۔دیہی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے سے قرضے کا حصول آسان ہوجائے گا۔

مسئلہ کشمیر کو ہر فورم پر اٹھایا جائیگا وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کو ہر فورم پر اٹھانے سے گریز نہیں کرے گا۔بی بی سی سے ایک انٹرویو میں وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات کیلئے ہر ممکن کوشش کرے گا۔اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کیا جائے۔ پاکستان سلامتی کونسل کے غیر مستقل رکن کی نشست سنبھالنے کے بعد بین الاقوامی برادری کو مسئلہ کشمیر کی اہمیت سے آگاہ کرتا رہے گا۔

دھند اور سردی میں اضافہ ملک کے بیشتر علاقے دھند کی لپیٹ میں ہیں۔ رات اور صبح کے وقت سرد ہوائیں چلتی رہیں جس سے سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا۔ دھند کی وجہ سے ٹرینوں کا شیڈیول بری طرح متاثر ہوا ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق سب سے زیادہ سردی پاراچنار میں ہے جہاں کا درجہ حرارت منفی 15 تک پہنچ گیا۔

دھند 20 جنوری تک رہے گی محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ دھند کا سلسلہ 20 جنوری تک جاری رہنے کا امکان ہے۔شام 5 سے صبح 10 بجے تک سفر کرنے میں احتیاط کی جائے۔سر اور جسم کو ڈھانپ کر نکلیں۔ دھند کا موسم دل اور دمہ کے مریضوں کیلئے نقصان دہ ہے۔

فرانسیسی مسلمانوں کے حقوق حکومت فرانس اور فرانس کے مسلمانوں کی تنظیموں میں تقریباً سات سال کے مذاکرات کے بعد ایک تاریخی معاہدہ عمل میں لایا گیا ہے جس کے تحت فرانس میں مقیم 50 لاکھ مسلمانوں میں وہی مراعات اور حقوق حاصل ہونگے جو فرانس میں یہودیوں اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو حاصل ہیں۔فرانسیسی مسلمانوں کے لئے 20 رکنی سرکاری کونسل بنا دی گئی ہے۔ جو فرانسیسی مسلمانوں کیلئے قبرستان کے حصول۔ان کے لئے حلال گوشت کے بندوبست اور مساجد کی تعمیر کیلئے فنڈز فراہم کرنے کی بااختیار ذمہ دار ہوگی۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61